احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 20- دسمبر 2000ء - 23 رمضان 1421 ہجری- 20- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 291

قرآن کی سب سے بڑی سورۃ

حضرت رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا۔

کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں جب ہم باہر نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا یہ سورۃ فاتحہ ہے یہ سبع مثانی ہے اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الفضائل باب فضل فاتحة الكتاب)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے۔ اور اس کی ذات کے لئے جو کمال تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے۔ سو یہ مقصد الحمدللہ میں بطور اجمال آگیا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تمام محامد کاملہ اللہ کے لئے ثابت ہیں جو مستجمع جمیع کمالات اور مستحق جمیع عبادات ہے۔

دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العالمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتداء کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرہ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے۔ اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب ثابت کرتا ہے۔ سو یہ مقصد رب العالمین میں بطور اجمال آگیا۔

تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اس کی رحمت عامہ کا بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ رحمٰن میں بطور اجمال آگیا۔

چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ رحیم میں آگیا۔

پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد مالک یوم الدین میں آگیا۔

چھٹا مقصد قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیراللہ اور علاج امراض روحانی اور اصلاح اخلاق ردیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد ایاک نعبد میں بطور اجمال آگیا۔

ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر ایک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی طرف سے قرار دینا اور ان تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لئے تاکید کرنا ہے۔ سو یہ مقصد ایاک نستعین میں بطور اجمال آ گیا۔

آٹھواں مقصد قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرتا ہے اور پھر اس کی طلب کے لئے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرع سے اس کو طلب کریں۔ سو یہ مقصد اھدنا الصراط...... میں بطور اجمال کے آگیا۔

نواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا انعام و فضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمیعت پکڑیں۔ سو یہ مقصد صراط الذین انعمت علیھم میں آگیا۔

دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق و طریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا یا جو راستہ بھول کر انواع و اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے۔ تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں۔ سو یہ مقصد غیر المغضوب علیھم ولاالضالین میں بطور اجمال آگیا ہے۔

یہ مقاصد عشرہ ہیں جو قرآن شریف میں مندرج ہیں جو تمام صداقتوں کا اصل الاصول ہیں۔ سو یہ تمام مقاصد سورۃ فاتحہ میں بطور اجمال آگئے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 581- 585 حاشیہ نمبر 11)

مقابلہ علم انعامی مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

○ مقابلہ علم انعامی بین المجالس مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان 2000-1999ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے

اول۔ مجلس مقامی ربوہ
دوم۔ مجلس نارتھ کراچی
سوم۔ مجلس راجگڑھ
چہارم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی
پنجم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور
ششم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ملیر کینٹ کراچی
ہفتم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
ہشتم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ فیکٹری ایریا حیدر آباد
نہم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ دارالحمد فیصل آباد
دہم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ بلدیہ ٹاؤن کراچی

(مہتمم اطفال)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ربوہ میں وقار عمل

○ ربوہ اور اس کے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام مورخہ 20 دسمبر تا 26 دسمبر ہفتہ وقار عمل منایا جا رہا ہے۔

تمام خدام اور اطفال اس میں بھرپور طور پر شامل ہوں۔ والدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو وقار عمل میں شامل کروانے کی بھرپور سعی فرمائیں۔

(ناظم وقار عمل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت اور اس کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

آج پانچویں امر کے متعلق توجہ دلاتا ہوں اور وہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے۔ یہ معاملہ

باقی صفحہ 8 پر

گھٹیالیاں کے جاں نثاروں سے

وضو کیا تھا تہجد سے قبل جو تم نے　　نثار ہونے سے پہلے جو کپڑے پہنے تھے
لباس ہو گا کسی کی نظر میں وہ لیکن　　مری نظر میں وہ کپڑے نہیں تھے گہنے تھے

یہ صبحِ نو کے اجالے جلا کر رکھنا
اے آنے والو! یہ گہنے سنبھال کر رکھنا

اٹھایا ہو گا کسی نے تمہیں فجر کے لئے　　کسی کو تم نے کوئی لفظ تو کہا ہو گا
وہ لفظ ایک امانت تھی، اک وصیت تھی　　لبوں نے کس طرح ان کو ادا کیا ہو گا

نہیں میں کہتا، مؤرخ یہ بات کہتے ہیں
لہو سے لکھے ہوئے لفظ یاد رہتے ہیں

وہ ماں تھی، بیوی، بہن تھی تمہاری بیٹی تھی　　وہ جس نے تم کو سپرد خدا کیا ہو گا
وداع کے وقت گراں مایہ ضبط کا آنسو　　سنبھالا ہوگا مگر پھر بھی گر پڑا ہو گا

وہ ایک قطرۂ آنسو جو اک سمندر تھا
وہ ایک سجدۂ آخر بہت ہی سندر تھا

تمہارے حال پہ گردوں بھی رو دیا ہو گا　　جو تم نے اپنے لہو سے وضو کیا ہو گا
فلک بھی اس گھڑی حیرت زدہ ہوا ہو گا　　لہو زمیں کو جو خیرات کر دیا ہو گا

سخاوتوں کی روایات بڑھتی جاتی ہیں
تعصّبات کی ندیاں بھی چڑھتی جاتی ہیں

جو ہم پہ گزری سو گزری وطن کی گلیوں میں　　وطن بھی وہ جو لہو دے کے خود خریدا تھا
نہ آنچ آنے دی ہم نے وطن کی حرمت پر　　وغا میں گرچہ ہمارا بدن دریدہ تھا

عدو تو چاہتا ہے راستے ہی کھو جائیں
وطن کے پیارے معابد میں قتل ہو جائیں

جنہوں نے چہرہ گیتی کو سرخیاں بخشیں　　لہو کی چادریں اوڑھے ہوئے جو لیٹے تھے
خدا کے گھر میں عبادت جو کرنے آئے تھے　　مرے وطن ترے خدمت گزار بیٹے تھے

تری رگوں کو جو سیراب کرتے رہتے ہیں
کبھی پلٹ کے خبر لے جو ظلم سہتے ہیں

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

درس حدیث ..... عبدالسمیع خان

رمضان کا دوسری عبادتوں سے امتیاز

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں (حدیث قدسی)

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزوں کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا بن جاتا ہوں۔

اس حدیث میں روزوں کی ایک امتیازی شان کا ذکر ہے گو کہ ہر عبادت ہی انسان کو خدا کے قریب کرتی ہے مگر روزوں کو خدا تعالیٰ نے ایک غیر معمولی اعزاز بخشا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عبادت میں انسان ان تمام جائز چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے جو عام حالات میں اس کے لئے جائز اور حلال تھیں۔ اور یہ چیزیں چھوڑنا عبادت بن جاتی ہے۔ جبکہ دوسری تمام عبادات میں بعض جائز کاموں کا اختیار کرنا عبادت ہے۔

خدا تعالیٰ سے مشابہت

دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان اپنا کھانا پینا، تعلقات، نیند وغیرہ ترک کر کے یا کم کر کے خدا تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا کر لیتا ہے جو ان تمام امور سے بکلی پاک ہے۔ انسان روزے کے ذریعہ وقتی طور پر خدا سے ایک ایسی جزوی مشابہت قائم کرتا ہے جو اسے خدا کے قریب کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اور درحقیقت سچا عبد یا غلام وہی ہوتا ہے جو آقا کی راہ پر چلے اور چلنے کی کوشش کرتا رہے۔

نوافل کی برکت

تیسری وجہ یہ ہے کہ رمضان میں نفلی عبادات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ تہجد، نوافل، تراویح، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی وغیرہ تمام امور نوافل ہیں مگر رمضان میں عملاً فرض کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ان کے بغیر روزوں کا کوئی مزہ اور کوئی حسن نہیں۔

اور نوافل ہی وہ ذریعہ ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان خدا کے ہم رنگ ہو جاتا ہے۔

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر)

حضرت ابوذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب میں دوں گا۔ اور اگر وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس برائی کے برابر سزا دوں گا یا اسے بخش دوں گا۔

اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے میں دو گز اس سے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں اور اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے گا بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کر دوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر)

خدا کیسے جزا بنتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خدا کی جزاء بن جانے کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں "میں جزا بن جاتا ہوں" کا جو مضمون ہے وہ کھول کر سمجھایا گیا ہے۔ کہ عام عبادات میں انسان جائز باتیں ترک نہیں کرتا۔ کوئی اور عبادت ایسی نہیں ہے جو وہ جائز چیزیں جو انسان کے لئے خدا تعالیٰ نے خود قرار دے دی ہیں۔ وہ خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہو۔ ایک روزہ ایسی چیز ہے جس میں تمام حلال باتیں بھی منع ہو جاتی ہیں سوائے سانس لینے کے۔ کیونکہ یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر پھر زندگی نہیں چل سکتی۔ تو خدا کے قریب ترین آنے والی عبادت روزہ ہے جو خدا سے مماثلت میں سب سے زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے کسی غذا کا محتاج نہیں۔ کسی پانی کا محتاج نہیں۔ اور روزمرہ زندگی میں انسان ان چیزوں کا محتاج رہتا ہے۔ عبادتیں پھر بھی ساتھ جاری رہتی ہیں۔ رمضان مبارک میں اور روزوں میں انسان خدا کی خاطر خدا کی مشابہت میں قریب تر آ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اس کی جزاء بن جاتا ہوں۔ یعنی اس نے زیادہ سے زیادہ میرے قرب کی کوشش کی ہے۔ عبادت کا جو لفظ ہے (یہ دراصل عبادت اور عبودیت یہ دو الفاظ میں اسی طرح ایک عبدیت کا لفظ بھی ہے جس میں عبد کا مضمون پایا جاتا ہے)۔ عبد کہتے ہیں غلام کو۔ عبد کہتے ہیں اس شخص کو جس کا اپنا کچھ نہ رہا ہو اور انہی معنوں میں اللہ نے قرآن کریم میں انسانوں کے لئے عبد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس لئے کہ وہ پیدائشی غلام ہیں۔ "گھر سے تو کچھ نہ لائے" والا مضمون ہے۔ نہ اپنی بناوٹ میں ان کا کوئی عمل دخل، نہ اپنی بقا میں ایک ذرے کا بھی ان کی کمائی کا کوئی دخل ہے۔ یہ تمام تر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے احسانات کا مرہون ہے اور اسی کی تخلیق کے نتیجے میں انسان کو وجود کی خلعت بخشی جاتی ہے۔ تو وہ پیدا غلام ہوا ہے یہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس کا اپنا کچھ نہیں۔ کیونکہ غلام کی تعریف یہ ہے کہ جس کا اپنا کچھ نہ ہو۔ اور پھر اسے عارضی طور پر ملکیتیں عطا ہوتی ہیں یہاں تک کہ پھر اس سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ از خود اپنی ملکیتوں کو ترک کر کے خدا کے سپرد کرنا شروع کرو۔ اور یہ عبادت ہے۔ عبادت کا اعلیٰ مقصد یہی ہے کہ انسان کو اس بات کی تربیت، ے کہ خالی ہاتھ آیا تھا دنیا میں، آ کر ہاتھ بھر گئے۔ بہت سی چیزیں مل گئیں۔ بہت سی چیزوں سے تعلقات قائم ہو گئے، اب از خود، جبراً نہیں، موت کے ذریعے نہیں، بلکہ خود اپنے اوپر موت طاری کر کے ان چیزوں کو خدا کے سپرد کرنا شروع کرو۔ ساری نہیں تو کچھ نہ کچھ کرو۔ لمبے عرصے تک نہیں تو کچھ عرصے کے لئے کرو۔ یہاں تک کہ تمہارا ارادہ تمہاری عبدیت میں شامل ہو جائے اور اس کا نام عبادت ہے۔

عبودیت سے عبادت کا یہ فرق ہے۔

عبودیت میں تو بندے کے جتنے سلوک ہیں وہ سارے اس لفظ میں آ جاتے ہیں۔ عبادت بندے کے اس تعلق کو کہتے ہیں جو از خود اپنے شرح صدر کے ساتھ اپنی ملکیتوں کو خدا کی طرف لوٹا رہا ہے اور اپنے تعلقات کو اس کے لئے خاص کر رہا ہے دنیا سے تعلق کاٹتا ہے۔ اللہ کے سپرد ہو جاتا ہے اپنی تمناؤں کا مرکز اس کو بنا لیتا ہے۔ تو ہر جگہ جو انتقال ہے ذہنی ہو یا عملی ہو یہ دراصل خدا کی ہی چیز خدا کے سپرد کرنے والی بات ہے۔ یہ حالت جب ترقی کرتی ہے تو اس کو مزید مدد دینے کے لئے روزہ جگہ جگہ اس کے سہارے کے لئے آ کے کھڑا ہو جاتا ہے اس حالت میں اپنے تمام وجود کو اس طرح خدا کے سپرد کر دینا کہ گویا موت کے قریب پہنچ جائے۔ اور رمضان جب گرمیوں میں آتے ہیں تو وہ واقعی موت کے قریب پہنچانے والی بات ہے۔ ہم نے خود بہت سخت رمضان ربوہ کے ابتدائی دنوں میں کاٹے ہیں۔ ایسے سخت رمضان تھے وہ کہ آپ یہاں بیٹھ کے تو اس کا تصور کر ہی نہیں سکتے۔ بعض دفعہ ایک ایک ہفتے تک ایک سو بیس درجے سے اوپر درجہ حرارت رہتا تھا۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے ایک سو چوبیس درجہ تقریباً دن رات رہتا تھا کیونکہ دن کو دھوپ پڑتی تھی اور رات کو پہاڑیاں ریڈی ایشن (Radiation) کرتی تھیں اور دن کو جذب کی ہوئی گرمی وہ سورج کی قائم مقامی میں واپس چھوڑ رہی ہوتی تھیں۔ اور ہم ٹمپریچر دیکھتے تھے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا نہ دن کو نہ رات کو۔ حالانکہ عرب میں بہت گرمی ہوتی ہے لیکن رات بہت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اس لئے کچھ ریلیف (Relief) مل جاتا ہے۔ تو روزہ اس طرح کھولتے تھے کہ نیم مردہ کی حالت ہوتی تھی اور بعض لوگ چادریں بھگو بھگو کر اوپر لیتے تھے۔ پنکھے بھی نہیں تھے۔ بڑی سخت گرمیاں تھیں۔ بجلی کوئی نہیں تھی۔ مکان تھوڑے تھے اور مٹی بہت اڑتی تھی۔ عجیب قسم کی بلائیں تھیں جو گھیرے ہوئے تھیں۔ لیکن اللہ نے اس زمانے میں بھی بچوں کو اور بڑوں کو خوب توفیق دی اور اپنے فضل سے ان بد اثرات سے بھی بچا لیا۔ رمضان خدا کی خاطر ایسی سختیوں کا نام ہے کہ جو بعض دفعہ موت کے منہ تک پہنچا دیتی ہیں اور اس کے نتیجے میں اللہ کہتا ہے کہ اب میں جزاء ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 مارچ 1994ء)

اسی لئے تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

(الحکم 14 جنوری 1901ء)

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

احمدیت کی غیر معمولی برکات اور ایک بے نظیر اور عظیم المرتبت وجود

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ناقابل فراموش یاد

حضرت مسیح موعودؑ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاسیس کے وقت جو اشتہارات شائع کئے (کیونکہ اس وقت ذرائع ابلاغ کا ایک بہترین ذریعہ اشتہارات کی اشاعت تھی) ان میں فرمایا۔

"... مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل وجان طیار ہوں گے۔"

(اشتہار یکم دسمبر 1888ء)

ایک اور اشتہار میں شرائط بیعت تحریر کرنے کے بعد فرمایا۔

"... جو اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوت بیعت کو قبول کرکے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں اور وہی ہمارے خالص دوست متصور ہوں اور وہی ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی۔..."

(اشتہار 12 جنوری 1889ء)

بفضلہ تاریخ گواہ ہے کہ جن افراد اور جن خاندانوں نے اس آواز پر کان دھرے اور خدا کی توفیق سے حضرت مسیح موعودؑ کے دامن سے وابستہ ہوئے انہیں بہت برکتیں اور رحمتیں نصیب ہوئیں یوں تو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایسے کئی خاندان ہیں جنہیں بہت برکات حاصل ہوئیں بطور مثال ایک نمایاں خاندان حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان، صدر یو این او چیف جسٹس عالمی عدالت انصاف کی ذات اور خاندان ہے۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے والدین

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے والدین کو 1904ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی آپ کے والد حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کی وفات پر ان کے کتبہ کے لئے حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی نے مندرجہ ذیل تحریر رقم فرمائی۔

"نہایت شریف الطبع، سنجیدہ مزاج، مخلص انسان تھے بہت جلد جلد اخلاص میں ترقی کی۔ بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ آخر میری تحریک پر وکالت کا پیشہ جس میں آپ بہت کامیاب تھے ترک کرکے دین کے کاموں کے لئے بقیہ زندگی وقف کی اور اعلیٰ اخلاص کے ساتھ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ترقی ہوتی گئی قادیان آبیٹھے۔ اسی دوران میں حج بھی کیا۔ میں نے انہیں ناظر اعلیٰ کا کام سپرد کیا تھا جسے انہوں نے نہایت محنت اور اخلاص سے پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ میری خوشنودی اور احمدیوں بھائیوں کا فائدہ اور ترقی کو ہمیشہ مد نظر رکھا۔ ساتھ کام کرنے کی وجہ سے میں نے دیکھا کہ نگاہ دور بین تھی۔ باریک اشاروں کو سمجھتے اور ایسی نیک نیتی کے ساتھ کام کرتے کہ میرا دل محبت اور قدر کے جذبات سے بھر جاتا تھا اور آج تک ان کی یاد دل کو گرما دیتی ہے۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم ص 390 حاشیہ)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کو آپ کے والد محترم سے بھی چند ماہ پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

جو برکات انہیں ملیں ان کا تسلسل آگے ان کی اولاد میں بھی جاری ہوا۔ اور حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کی اولاد نے ایک نہایت نمایاں مقام حاصل کیا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور آپ کے بھائی

چنانچہ حضرت مصلح موعود اپنی ایک رؤیا کا (جو 1935ء/1936ء کا ہے) ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے خواب میں دیکھا میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوں اور میرے سامنے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور 11، 12 سال کی عمر کے معلوم ہوتے ہیں کہنی پر ٹیک لگا کر ہاتھ کھڑا کیا ہوا ہے اور اسی پر سر رکھا ہوا ہے ان کے دائیں بائیں عزیزم چوہدری عبداللہ خان صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیٹھے ہیں ان کی عمریں آٹھ آٹھ نو نو سال کے بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں۔ تینوں کے منہ میری طرف ہیں اور یہ تینوں مجھ سے باتیں کر رہے ہیں اور بہت محبت سے میری باتیں سن رہے ہیں اور اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں اور جس طرح گھر میں فراغت کے وقت ماں باپ اپنے بچوں سے باتیں کرتے ہیں اسی طرح میں ان سے باتیں کرتا ہوں۔"

(الفضل 22 مئی 1938ء)

فرمایا۔

"جس وقت میں نے یہ رؤیا دیکھا اس وقت ان کے بھائی چوہدری شکر اللہ خان صاحب بھی زندہ تھے مگر رؤیا میں میں نے ان کو نہیں دیکھا صرف تینوں بھائیوں کو دیکھا رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو جماعت کا کام کرنے کا بڑا موقع دیا اور لاہور کی جماعت نے ان کی وجہ سے خوب ترقی کی۔ اس کے بعد چوہدری عبداللہ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کراچی میں کام کرنے کی توفیق دی اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب آجکل لاہور کی جماعت کے امیر ہیں۔"

(الفضل 6۔ اپریل 1960ء ص 4)

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود ص 121، 122)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مکتوبات

اس خاندان میں بلکہ پوری جماعت میں عالمی سطح پر جو مقام حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاصل کیا وہ نہایت اعلیٰ اور قابل رشک ہے۔

اس عاجز راقم الحروف نے ایک مرتبہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا اور عرض کیا کہ کامیاب زندگی کا راز کیا ہے۔ انہوں نے نہایت شفقت سے اس ناچیز کو اس عریضے کا اپنے دست مبارک سے لکھ کر جواب دیا آپ کا مکتوب گرامی محررہ 10 جولائی 1977ء ذیل میں Reproduce کیا جاتا ہے۔

لندن

10 جولائی 1977ء

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا والا نامہ مرقومہ 3 جولائی شرف صدور لایا۔ جزاکم اللہ۔

خاکسار کی تحریر پر طبی پابندی ہے مختصر جواب گزارش ہے آپ کے حسب ارشاد متعدد بار دعا کی بفضل اللہ توفیق ملی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے قبول فرمائے۔ آمین۔ کامیابی کا گر اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرنا ہے اسلام کے بھی یہی معنی ہے اللہ اکبر کا بھی یہی مفہوم ہے لا الہ الا اللہ بھی یہی تعلیم دیتا ہے تمام راز اسلمت (۔) میں ہے لیکن لفظی وظیفہ کافی نہیں۔ عمل درکار ہے کہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کیا جائے یہاں تک کہ یہ طریق جزو فطرت بن جائے۔ یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے حصول کا گر جو خود اللہ تعالیٰ نے ہی سکھایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے۔ عبادات خصوصاً نماز میں توجہ اور خشوع ہو۔ قرآن کریم پر پورا عمل ہو جس کا طریق یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھتے وقت نفس کا محاسبہ جاری رہے کہ کیا ہر حکم ہر ہدایت ہر نصیحت پر عمل ہے یا نہیں اور پوری تعمیل کی دردمندانہ رنگ میں توفیق طلب ہوتی رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اور خفیف سے خفیف نافرمانی سے پرہیز ہو۔ ذکر اللہ اور صلاۃ علی الرسول پر مداومت ہو۔ بندگان خدا کی ہمدردی اور خدمت شعار ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

والسلام خاکسار

ظفر اللہ خان

اس عاجز نے آپ کی خدمت میں دعا کے لئے جب بھی کوئی عریضہ لکھا آپ کی طرف سے جواب موصول ہوا۔ اس عاجز کے ایک خط کے جواب میں آنمحترم نے اپنے دست مبارک سے یہ خط تحریر فرمایا۔

لاہور چھاؤنی

3 مارچ 1976ء

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا والا نامہ مرقومہ 4۔ فروری اپنے وقت پر مل گیا تھا۔ جزاکم اللہ۔

خاکسار آپ کی دعاؤں کا نہایت ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار نے متعدد بار آپ کے رقم زدہ الفاظ میں آپ کے لئے اور آپ کے اہل اور عزیزان کے لئے درگاہ رب العالمین میں مناجات کرنے کی توفیق پائی ہے۔ وہ ارحم الراحمین قبولیت سے نوازے۔ آمین

خاکسار انشاء اللہ پرسوں انگلستان کے سفر پر روانہ ہوگا خاکسار کو اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

ظفراللہ خان

آپ کی طرف سے ایک اور خط بتوسط سیکرٹری صاحب خاکسار کو موصول ہوا۔ یہ خط بھی اس قابل ہے کہ اسے یہاں نقل کر کے ہدیہ قارئین کیا جائے۔

آنمکرم کا والا نامہ مرقومہ 18۔اپریل حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب موصول ہوا۔ اور صاحب ممدوح نے اول سے آخر تک پڑھنے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

"میں نے آپ کے تحریر فرمودہ امور کے بارے میں دعا کی ہے اور متواتر دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اپنے فرائض منصبی کو کماحقہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو اور آپ کی اولاد کو صحیح رنگ میں خادم دین بنائے' آمین اور آپ کے والد صاحب کو صحت کلی عطا فرماوے اور بہنوں کی طرف سے جو پریشانیاں ہیں جلد دور ہو جائیں" آمین

جو تحریری خدمت آپ سلسلہ کے لئے کر رہے ہیں اس میں برکت ڈال دے اور خدا کے حکم سے تمام کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔

خاکسار

محمد اکرم خان غوری عفی عنہ

Secretary

مالی معاونت

سخت احسان فراموشی ہوگی اگر خاکسار اس بات کا ذکر نہ کرے کہ 1962ء تا 1966ء ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں "سول انجینئرنگ" کے ڈگری کورس کے دوران نظارت تعلیم کے وساطت سے پندرہ روپے ماہوار کے حساب سے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی طرف سے خاکسار کو وظیفہ بھی ملتا رہا جس کا اہتمام خاکسار کے ایک سینئر دوست مکرم چوہدری رشید احمد صاحب جاوید (سابق ایڈیٹر المنار۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نے خاکسار کے والد صاحب محترم (میاں فضل الرحمن بسمل صاحب بی اے بی ٹی) سے درخواست دلوا کر اپنے چچا چوہدری بشیر احمد صاحب (جو نظارت تعلیم میں تھے) کی معرفت کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب' آپ کے والدین اور بھائیوں کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے اور جس طرح ان قیمتی وجودوں نے برکات احمدیت کے حصول کا اہل بنایا تھا ہم سب بھی اللہ کے فضل اور محض اس کے فضل سے ان برکات اور رحمتوں کو جذب کرنے کے اہل بن جائیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تحریر: محمود مانگ کو صاحب — انگریزی سے ترجمہ: سید قمر سلیمان احمد صاحب

برما میں ایک احمدی دوست کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حیران کن نظارے

میرے والد مکرم اے۔ ابراہیم کی صاحب کالی کٹ۔ مالابار سے 1906ء میں انیس سال کی عمر میں برما آئے۔

قریباً گیارہ بارہ سال کی عمر میں انہوں نے اپنے بڑوں سے تیرہ اور اٹھائیس رمضان المبارک 1311ھ میں ہونے والے کسوف و خسوف کا ذکر سنا۔ نیز یہ بھی کہ یہ معجزہ آنحضور کی پیش گوئی سے متعلق ہے۔ اس سے قبل اکتوبر 1885ء میں بہت سے لوگوں نے برصغیر پاک و ہند میں بے شمار ستارے ٹوٹنے کا واقعہ دیکھا تھا اور یہ برما میں بھی دکھائی دیتے تھے۔ جس کا ریکارڈ وہاں کے بدھ مت کے راہ نماؤں نے سہانی سایاڈا کے عنوان سے محفوظ کیا اور ان کے خیال میں اس کی وجہ برما کے بادشاہ کی انگریزوں کے ہاتھوں گرفتاری اور برما کی انگریز حکومت میں شمولیت تھی۔ مگر دراصل یہ وہی واقعہ تھا جس کا ذکر انجیل (لوقا 25:21، متی 29:24) میں مسیح کی آمد ثانی کے حوالہ سے کیا گیا ہے کہ آسمان سے بہت ستارے ٹوٹیں گے۔ یہ واقعہ برصغیر اور برما میں بہت سے لوگوں نے دیکھا۔ میرے والد صاحب نے جب یہ سارے واقعات سنے تو ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی۔ اور انہوں نے برصغیر سے روانہ ہوتے وقت اپنے ایک دوست سے کہا کہ اگر مہدی کی آمد کی کوئی خبر موصول ہو تو انہیں بھی مطلع کر دیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قبل ازیں 1889ء میں اپنے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا اعلان فرما چکے تھے اور بیعت بھی لے چکے تھے۔ میرے والد صاحب کے دوست نے یہ خبر بعد میں سنی اور جیسے ہی یہ خبر میرے والد صاحب کو پہنچی انہوں نے فوراً ہی برما سے بذریعہ تار بیعت قبول فرمانے کی درخواست بھجوا دی۔

اس وقت میرے والد صاحب تئیس سال کے تھے اور برما کے شمال میں چھن ہلز کے علاقہ میں انگریزوں کے ماتحت ملازمت کر رہے تھے۔ تین سال کے بعد انہیں کھٹا تبدیل کر دیا گیا۔ یہ میری والدہ صاحبہ کی جائے پیدائش ہے اور مجھ سمیت ہم چار بہن بھائی بھی یہیں پیدا ہوئے۔

کھٹا میں والد صاحب کی مولوی صاحبان نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ تمام خاندان کا بائیکاٹ کر دیا گیا اور ہمیں کسی بھی مذہبی یا معاشرتی تقریب میں مدعو نہیں کیا جاتا تھا۔ وہاں ایک اور احمدی مکرم سید انیکلام صاحب (مرحوم) ہی سے ہمارے تعلقات تھے۔

1939ء میں دوسری جنگ عظیم یوروپ میں شروع ہوئی۔ مگر 8 دسمبر 1941ء کو جاپان کی پرل ہاربر پر بمباری سے مشرق بھی اس جنگ میں کود پڑا۔ 23 دسمبر 1941ء کو برما کو بھی اس جنگ میں اس وقت شامل ہونا پڑا جب جاپانی طیاروں نے رنگون پر بموں اور مشین گنوں سے حملہ کر کے ایک ہزار سے زیادہ افراد ہلاک کر دیئے۔

میں اس وقت برما آرمی سروس کورز۔ رنگون میں ملازم تھا۔ جب میرے والد صاحب کو رنگون پر حملہ کی اطلاع ملی تو قدرتی طور پر وہ میرے بارہ میں فکر مند ہوئے۔ عشاء کی نماز کے دوران انہیں ایک آواز سنائی دی کہ "تم اور تمہارا خاندان جنگ کے دوران محفوظ رہے گا۔" میرے والد صاحب کو یقین تھا کہ یہ رحمان خدا کی آواز ہے وہ سجدہ شکر بجا لائے۔ اگلے روز انہوں نے مجھے اس خوشخبری پر مشتمل ایک خط کے ذریعے بے فکر ہو جانے کی تلقین کی۔

جاپانی طیارے اکثر اوقات۔ زیادہ تر رات کے وقت شہر پر بمباری کرتے رہے۔ ہمیں بستر سے اٹھ کر محفوظ ٹھکانوں کی طرف بھاگنا پڑتا تھا۔ میں ہر دفعہ محفوظ رہا۔

22 فروری 1942ء کو تمام فوج کو اڑتالیس گھنٹوں کے اندر رنگون خالی کرنے کا حکم ملا۔ ہماری یونٹ برما کے دوسرے بڑے شہر مانڈلے میں تعینات کی گئی جو رنگون سے 433 میل دور ہے۔ میں چار روز کی رخصت لیکر اپنے والد اور اہل خاندان سے ملاقات کے لئے کھٹا چلا گیا۔ رخصت کے اختتام پر جب میں مانڈلے جانے کے لئے کھٹا ریلوے سٹیشن پہنچا تو خبر ملی کہ مانڈلے پر شدید بمباری ہوئی ہے اور بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل نے اس تباہی سے محفوظ رکھا۔

جنوری کے وسط میں ہماری یونٹ کو مانڈلے سے اکہتر میل دور ایک جگہ شوابو تک پسپائی کا حکم ملا۔ ہماری ٹرین کو شوابو پہنچنے سے دس منٹ قبل وہاں کے ریلوے سٹیشن پر شدید بمباری ہوئی تھی۔ میں ایک دفعہ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے بچ نکلا۔ شوابو سے ہم متھی کینا تک پسپا ہوئے۔ جو وہاں سے 256 میل کے فاصلہ پر ریلوے لائین کی آخری منزل تھی۔

4 مئی 1942ء کو ان خبروں کے پہنچنے پر کہ جاپانی فوج نے بامو پر جو جنوب میں 91 میل کی دوری پر دریائے اراوڈی کے کنارے ایک قصبہ تھا قبضہ کر لیا ہے ہماری یونٹ توڑ دی گئی۔

میں نے ریلوے لائین کے ساتھ ساتھ پگڈنڈی کے راستہ سائیکل پر کھٹا جا کر اپنے والدین سے ملنے کا پروگرام بنایا۔ تین روز تک میں پہاڑیوں اور وادیوں میں سفر کرتا ہوا دوپہر دو بجے کے قریب کھٹا کے گردونواح میں پہنچا تو ہمارے ایک ہمسایہ نے بتایا کہ میرے والد صاحب اور باقی خاندان والے وہاں سے چھ میل دور ایک گاؤں ٹان با منتقل ہو گئے ہیں اور چونکہ کھٹا پر تین دفعہ بمباری ہو چکی ہے اس لئے سارا قصبہ خالی پڑا ہے۔ میں ٹان با پہنچا۔ اور ان کی عارضی جھونپڑی نما رہائش گاہ پہنچ کر جب والد صاحب سے ملا تو ان کی آنکھیں خوشی سے ڈبڈبا آئیں انہوں نے خدائے مجیب کا شکر ادا کیا۔

میری ہمشیرہ نے بتایا کہ والد صاحب بمباری کے دوران کبھی بھی کسی محفوظ ٹھکانے یا خندق میں نہیں گئے۔ انہیں اپنے خدا پر ایسا کامل یقین تھا۔

جولائی 1943ء کے وسط میں ہم سب کشتی کے ذریعے سیگانگ منتقل ہو گئے۔ دریا میں طغیانی تھی چنانچہ تین روز کا سفر بارہ روز میں طے ہوا۔ اس دوران ایک دفعہ تو ایسا طوفان آیا کہ ہم سمجھے کہ آخری وقت آن پہنچا۔ کنارے پر موجود لوگوں نے یقین کر لیا کہ ہماری کشتی اب ڈوبی کہ ڈوبی۔ میں نے والد صاحب کی طرف دیکھا تو وہ بڑے الحاح سے دعا میں مصروف تھے۔ چند منٹ کے بعد طوفان تھم گیا اور ہم نے ایک بار پھر خدا کے رحم کا مزہ چکھا۔

1944ء میں امریکن بمبار طیارے دن رات خصوصاً طیارہ شکن توپوں کے ٹھکانوں پر بمباری کرتے رہے۔

میری سب سے بڑی ہمشیرہ یکم فروری 1945ء کو ایک غیر از جماعت سے بیاہی گئیں۔ وہ دونوں ہماری رہائش کے قریب ہی رہائش پذیر تھے۔ ان کے مکان کے باہر بھی ایک خندق کھدی ہوئی تھی اور ہمارے صحن میں بھی ایک خندق تھی۔ یکم مارچ 1945ء کو دوپہر کے وقت سائرن سنائی دیئے۔ چند منٹ تک جب طیارے نظر نہ آئے تو میرے بہنوئی نے ہمشیرہ سے کہا کہ وہ ہمارے گھر جا

باقی صفحہ 7 پر

ایٹمی توانائی

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ایٹمی توانائی

جب ہم دو چیزوں کو باہم ملا کر کوئی تیسری مختلف چیز بناتے ہیں جو اپنی خصوصیات میں دونوں سے بالکل مختلف نظر آتی ہے تو اس میں پروٹان، نیوٹران اور الیکٹران کی باہم بندھن کی شکل میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس کو کیمیاوی تبدیلی کہا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی طریقہ سے ایٹم کی جسامت میں کچھ حصہ بالکل تباہ یا ختم کر دیا جائے تو وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جس طرح اگر ایک گلاس مائع کو گیس میں تبدیل کر دیا جائے تو اس کی جسامت سے پورا کمرہ بھر جائے گا۔ اسی طرح مادہ کے توانائی میں تبدیل ہونے کی صورت میں بے تحاشا زیادہ تناسب سے توانائی پیدا ہوگی۔ اور جس قدر زیادہ مادہ ختم ہوگا اسی قدر زیادہ توانائی پیدا ہوگی۔ ہائیڈروجن بم ایٹم بم سے زیادہ طاقتور ہونے کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہائیڈروجن بم میں نسبتاً زیادہ مقدار میں مادہ ختم ہوتا ہے۔ سورج میں توانائی اور حرارت پیدا ہونے کا یہی اصول کارفرما ہے کہ ہائیڈروجن گیس کے دو ذرات انتہائی حرارت اور دباؤ کے تحت باہم پیوست ہو کر ہیلیم Helium گیس کے ایک ذرہ میں تبدیل ہوتے ہیں لیکن اس نئے پیدا ہونے والے ایک ذرہ کا وزن پہلے دو ذرات کے مجموعی وزن سے کم ہوتا ہے۔ گویا باہمی پیوست ہونے والے دو ذرات کا کچھ حصہ تباہ ہو جاتا ہے اور یہ تباہ شدہ حصہ توانائی اور حرارت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس طرح ان گنت ذرات کے اس عمل سے متواتر بے تحاشا توانائی سورج میں پیدا ہوتی رہتی ہے۔

ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم

کتنی حیرت کی بات ہے کہ جس عمل سے سورج جیسا عظیم کرہ اپنی توانائی پیدا کرتا ہے بالکل وہی عمل کائنات کی سب سے چھوٹی مادی چیز یعنی ایٹم کے ذرہ کے اندر پیدا ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس طرح کائنات کی سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی چیز کا ایک ہی اصول پر قائم ہونا خود خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا منہ بولتا اور زندہ ثبوت ہے۔ اور پھر یہ اتنی زبردست طاقت اندر بند ہونے کے باوجود اور اتنی ان گنت تعداد میں ایک دوسرے سے منسلک ہونے کے باوجود کوئی ایک چیز بھی اپنے بنیادی اصول سے بھٹک نہیں سکتی اور ان لاتعداد اجرام فلکی سے لے کر کائنات میں پھیلی پڑی کسی بھی چیز کا دوسری چیز کے قانون قدرت سے متصادم ہو جانے کا کبھی کوئی واقعہ نہیں ہوتا۔ ہم قوانین قدرت کے تحت بنی ہوئی بجلی یا کسی اور ذریعہ سے چلنے والی مشین کا بٹن آن کریں گے تو وہ ہمیشہ قانون قدرت کے مطابق حرکت کرے گی۔ اگر کوئی حادثہ ہوگا یا کوئی چیز توقع طور پر کام نہیں کرے گی تو ہمارے بھولنے کے نتیجہ میں ایسا ہوگا۔ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم مشین کا بٹن آن کریں تو وہ اگر ٹھیک ہے تو نہ چلے یا غلط سمت میں چل پڑے۔ قوانین قدرت چھوٹے ہوں یا بڑے اپنی جگہ اٹل ہیں۔ اور یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں کبھی کوئی رخنہ نہیں دیکھو گے۔ اسی طرح ستاروں اور سیاروں کے مقررہ راستے ہوا، بارش اور دیگر مظاہر قدرت کے بنیادی اصول کبھی بھولنے نہیں پاتے۔

اوپر دو ذرات کے باہم پیوست ہونے کے نتیجہ میں جو توانائی پیدا ہونے کا ذکر ہوا اسے فیوژن Fusion کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس بھی ایک اصول ہے جسے فشن Fission کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ ایٹم کا ایک مرکزہ دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان نئے پیدا ہونے والے دو ٹکڑوں کا مجموعی وزن پہلے ایک ٹکڑے سے کم ہوتا ہے۔ یعنی کچھ مادہ ضائع ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں توانائی اور حرارت پیدا ہوتی ہے Fission کے اس عمل سے ایٹم بم بنتا ہے جبکہ Fusion کے عمل سے ہائیڈروجن بم جنم لیتا ہے۔ چونکہ Fusion کے عمل میں نسبتاً زیادہ مادہ تباہ ہوتا ہے لہٰذا ہائیڈروجن بم ایٹم بم سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ جنگ عظیم دوم کے آخر پر جاپان کے شہر ہیروشیما پر جو ایٹم بم گرایا گیا تھا اس کا کوڈ نام Little Boy تھا اور دوسرا بم جو اگلے دن ناگاساکی پر گرایا گیا تھا اس کا کوڈ نام Fatman تھا۔ پہلے بم میں یورینیم 235 استعمال کیا گیا تھا اور دوسرے بم میں پلوٹونیم 239۔ ان کمزور بموں کے نتیجہ میں آناً فاناً دو بڑے شہر صفحہ ہستی سے معدوم ہو گئے اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی لقمہ اجل بن گئے۔ آج کے ایٹم بم ان دونوں بموں کے مقابلہ میں سینکڑوں گنا زیادہ طاقت کے ہیں کیونکہ ان میں Fission کا عمل زیادہ بھرپور طریقہ سے ہوتا ہے۔ اور ہائیڈروجن بم خدا کی پناہ۔ صرف ایک ہائیڈروجن بم ایک ہزار ایٹم بم سے زیادہ تباہی وارد کر سکتا ہے! ہائیڈروجن بم تین طرح سے طاقتور بنایا جاتا ہے۔ پہلے طریقہ میں ایٹم بم کے لئے استعمال ہونے والے Fission کے عمل کو ہی زیادہ شدید کر دیا جاتا ہے جس سے توانائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے طریقہ کو Fission + Fusion کہا جاتا ہے۔ اس میں Fusion کا عمل پیدا کرنے کے لئے جو ایک کروڑ سنٹی گریڈ کا درجہ حرارت پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے وہ Fission کے ذریعہ پیدا کر کے پھر اسے Fusion کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس سے بہت زیادہ توانائی پیدا ہوتی ہے تیسرے طریقہ کو Fission+Fusion+Fission کہا جاتا ہے۔ اس میں پہلے ایٹمی توانائی پیدا کر کے اس سے ہائیڈرو نیوکلیئر یعنی ہائیڈروجن بم کی توانائی پیدا کی جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ایٹمی توانائی کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں بے انتہا توانائی اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ایٹم بم کی طاقت کو کلو ٹن Kilo Tonne میں ناپا جاتا ہے یعنی ہزار ٹن کی اکائی میں حساب کیا جاتا ہے کہ فلاں ایٹم بم کی طاقت مثلاً 50 ہزار ٹن بارود کا اکٹھا دھماکہ کرنے کے برابر ہے تو ہائیڈروجن بم کی طاقت کے لئے میگا ٹن Mega Tonne کی اکائی استعمال کی جاتی ہے یعنی فلاں ہائیڈروجن بم کی طاقت مثلاً دس ملین ٹن یا ایک کروڑ ٹن بارود کے برابر ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہائیڈرو نیوکلیئر کی اس بے پناہ توانائی کو کنٹرول کرنے کا ابھی تک کوئی طریقہ دریافت نہیں ہو سکا جس سے اس کو تعمیری کاموں کے لئے استعمال کیا جاسکے۔ جبکہ ایٹمی توانائی کو اٹامک ری ایکٹر کے ذریعہ کنٹرول کر کے بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ صرف ایک پونڈ یورینیم سے اتنی مقدار میں بجلی پیدا ہوتی ہے جو کسی بھی ملک کی سال بھر کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہو جبکہ اتنی ہی مقدار میں بجلی پیدا کرنے کے لئے ہزاروں ٹن کوئلہ یا ہزاروں بیرل تیل جلانا پڑے گا۔ اگر ہائیڈرو نیوکلیئر توانائی کو کنٹرول کر لیا جائے تو اندازہ کریں کس قدر بجلی پیدا کی جاسکے گی۔ ایٹمی توانائی کو بجلی پیدا کرنے کے علاوہ بھی اور بہت سے کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ ایٹمی توانائی کا زیادہ تر استعمال تباہی و بربادی لانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پہلے تو ایٹم بم گرانے کے لئے انسان ہوائی جہازوں کا محتاج تھا مگر اب ایسے بیلسٹک میزائل ایجاد ہو چکے ہیں جو ہزاروں میل دور تک ٹھیک نشانہ لگا سکتے ہیں اور ایک ایک میزائل کے آگے متعدد وار ہیڈ War Heads لگے ہوئے ہیں جو دشمن کے علاقے میں پہنچنے کے بعد مختلف سمتوں میں مختلف اہداف کو نشانہ بنا سکتے ہیں اور نہ صرف خشکی پر موجود اپنے ٹھکانوں سے بلکہ زیر سمندر آبدوزوں میں سے فائر کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ آبدوز کے اندر ایٹمی توانائی کے ذریعہ آکسیجن پیدا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے ماضی کی طرح وقفوں وقفوں سے ہوا لینے کے لئے سطح آب پر نہیں آنا پڑتا۔ اور کئی کئی ماہ متواتر زیر سمندر رہ سکتی ہے۔ اس طرح دشمن سے اوجھل رہ کر وہ جس مقام کو چاہے نشانہ بنا سکتی ہے۔ بڑے بڑے ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے علاوہ چھوٹے سائز کے ایٹم بم بھی بنائے جاچکے ہیں جو عام توپ سے دشمن کے علاقے میں تباہی پھیلانے کے لئے داغے جاسکتے ہیں۔

نیوٹران بم

ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم چار طرح سے تباہی پھیلاتے ہیں۔ (1) خوفناک دھماکہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی شاک ویوز Shock Waves فوری اموات اور تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ (2) انتہائی زیادہ حرارت ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے (3) دھماکے کے نتیجہ میں عام بم کی طرح ٹوٹنے والی اشیاء کے ٹکڑے میلوں رقبہ میں گولیوں کی طرح برستے ہیں (4) وسیع پیمانہ پر پھیلنے والی تابکاری یعنی زہریلی گیسیں جو شدید صورت میں فوری موت کا باعث بنتی ہیں اور بعد ازاں بہت بلندی میں پہنچ جانے کے بعد ہوا کے ساتھ سینکڑوں میلوں کے رقبہ میں پھیل جانے کے باعث رفتہ رفتہ نیچے زمین پر اتر کر کینسر اور دیگر جان لیوا امراض کا باعث بنتی ہیں اور یہ عمل کئی سال تک جاری رہتا ہے۔ یہ چاروں تباہی کے عمل ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم چلنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اب سائنس دانوں نے نیوٹران بم بنا لیا ہے جس میں پہلے تینوں عمل پیدا نہیں ہوتے۔ صرف چوتھا عمل یعنی شدید تابکاری پیدا ہو کر آناً فاناً ہر ذی روح کو موت کی نیند سلا دیتی ہے لیکن عمارات وغیرہ اور دوسری چیزیں جلنے اور تباہی سے محفوظ رہتی ہیں۔ اس طرح دشمن کے صحیح و سالم علاقوں پر قبضہ کیا جاسکتا ہے جبکہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی ہلاکت خیزی کے بعد کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا۔ اسی طرح میدان جنگ میں آگے بڑھتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی صفوں کو وہیں روکا جاسکتا ہے اور تمام اسلحے پر قبضہ کیا جاسکتا ہے۔

حاصل مطالعہ یہ کہ جس توانائی کو خدا تعالیٰ نے تعمیری کاموں کے لئے پیدا کیا تھا جیسا کہ سورج کی توانائی ہے جس کی حرارت اور روشنی پر تمام حیات کا دارومدار ہے۔ انسان نے اسی توانائی کو ہلاکت خیزی کے لئے استعمال کرنے میں زیادہ تگ و دو کی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ انسان تباہی پھیلانے والے تمام ایٹمی اسلحہ کو تلف کر دے اور ایٹمی توانائی کو صرف اور صرف بنی نوع انسان کی خدمت اور بھلائی کے لئے استعمال کیا جائے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ محترم مظہر احمد چیمہ صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم و محترم سلیمان قیصر صاحب چیمہ ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر نائب قائد ضلع خیرپور سندھ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 13 دسمبر 2000ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام امتہ الحئی عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب چیمہ آف گوٹھ غلام محمد چیمہ رانی پور' امیر جماعت ضلع خیرپور کی پوتی اور مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری مال چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی' درازی عمر' خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے نیز بچی کی والدہ کی کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ صدیق احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان و دریا خان مورخہ 13 دسمبر 2000ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔

مرحومہ نہایت عبادت گزار دعاگو اور جماعت سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں پسماندگان میں دو بیٹے حکیم شیخ بشیر احمد صاحب (خورشید یونانی دواخانہ ربوہ) اور شیخ منیر احمد صاحب آف خیابان سرسید راولپنڈی چھوڑے ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی درجات کی بلندی اور بخشش کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عیدالفطر پر نئی پیشکش

○ بوکے' گلدستے' اور پیوندی گلاب کی رنگارنگ اقسام عید کے پرمسرت موقع پر انتہائی سستے داموں دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری فون نمبر 213306)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی اور درخواست دعا

○ مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سمیعہ ناز (جو وقف اولاد تحریک میں شامل ہے) B.D.S (ڈینٹل سرجری) کے تیسرے سال میں گورنمنٹ نشتر کالج ملتان میں زیر تعلیم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال دوم کے امتحان میں اپنے کالج میں فرسٹ قرار پائی ہے۔ مورخہ 16۔ نومبر 2000ء کو وفاقی وزیر صحت جناب عبدالمالک کانسی نے فرسٹ میڈل اور سند سے بچی کو نوازا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کے لئے یہ کامیابی بہت مبارک اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترم مبشر احمد صاحب ریحان ڈرائیور وکالت علیا تحریک جدید بلڈ پریشر کی وجہ سے ناک کی نس پھٹ جانے سے شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ خون کا اخراج قابو میں نہیں آ رہا۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور جلد صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

کر کچھ نقدی لے آئیں۔ ہمشیرہ نے کہا کہ ذرا انتظار کر لیتے ہیں۔ خطرہ ختم ہو جائے تو وہ چلی جائیں گی۔ مگر بہنوئی ناراض ہو گئے اور زبردستی انہیں ہمارے گھر بھجوا دیا۔ چنانچہ جب وہ ہمارے یہاں پہنچیں تو ہم دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اچانک فضا میں طیاروں کی آواز سنائی دی اور ہم سب ماسوا والد صاحب کھانا چھوڑ کر خندق کی طرف دوڑے۔ طیاروں نے شدید بمباری شروع کر دی اور ایک بم اس خندق پر پڑا جس میں میرے بہنوئی موجود تھے اور ان سمیت سات افراد ہلاک ہو گئے میرے بزرگ والد سے خدا تعالیٰ کے کئے گئے وعدہ کے مطابق میری ہمشیرہ بالکل محفوظ رہیں۔

ایک روز میں اپنے دوست عبدالستار صاحب کے گھر میں دریائے اراوڈی کے سیگانگ کے پل کے نزدیک سو رہا تھا۔ طیارے رات گیارہ بجے آئے۔ ہم اٹھ کر خندق کی طرف دوڑے۔ اسے ہلکا سا دھکا ہوا تھا۔ مگر جیسے ہی ہمیں بموں کے گرنے کی تیز سیٹی جیسی آواز سنائی دی ہم نے خندق میں چھلانگ لگا دی بموں کے گرنے کا دھماکہ اتنا خوفناک تھا کہ ہمیں محسوس ہوا کہ یہ کہیں قریب ہی پھٹے ہیں۔ حملہ ختم ہونے پر ہم نے خندق سے نکل کر دیکھا تو علم ہوا کہ بم ہماری خندق سے دو قدم دور گرا ہے اور اس نے مکان کا سامنے کا حصہ تباہ کر دیا ہے۔ چنانچہ میں پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے بچ نکلا۔

خدا تعالیٰ اپنے وفاداروں کی ہمیشہ مدد فرماتا ہے۔ تمام تعریفیں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔

(العصر۔ مارچ۔ اپریل 1994)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 19 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 20 دسمبر غروب آفتاب۔ 5-10
جمعرات 21 دسمبر طلوع فجر۔ 5-35
جمعرات 21 دسمبر۔ طلوع آفتاب 7-02

سابق رکن اسمبلی کا قتل

سابق رکن اسمبلی سندھ ڈاکٹر محمد اطہر قریشی کو نامعلوم افراد نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ نارتھ ناظم آباد بلاک ایچ میں رہائش پذیر جماعت اسلامی کے رہنما زہرہ اپارٹمنٹ کے قریب مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جیسے ہی باہر آئے تو موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم حملہ آوروں نے ان کے سر کے پچھلے حصے میں گولی ماری جس سے وہ موقع پر جاں بحق ہو گئے دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ بی بی سی کے مطابق گولی سر کے بہت نزدیک سے چلائی گئی۔ ان کے قتل کا محرک اور ملوث افراد کے بارے میں علم نہیں ہو سکا۔ پولیس کے سربراہ نے اس کو دہشت گردی کی واردات قرار دیا ہے۔ قتل کی واردات کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

لشکر جھنگوی کے 6 دہشت گرد گرفتار

پنجاب پولیس نے حساس اداروں کے تعاون سے لشکر جھنگوی کا ایک دہشت گرد نیٹ ورک توڑ دیا اور چھ ایسے مبینہ دہشت گرد گرفتار کر لئے ہیں جو متعدد وارداتوں میں ملوث ہیں اور ان کی گرفتاری کے لئے لاکھوں روپے کے انعام رکھے ہوئے تھے پولیس کے مطابق گرفتار کئے جانے والے مبینہ دہشت گردوں کے قبضہ سے بھاری تعداد میں خودکار اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے ان خطرناک ملزموں کی گرفتاری کے لئے مجموعی طور پر 22 لاکھ روپے کا انعام مقرر کر رکھا تھا۔ اس گرینڈ آپریشن میں حساس اداروں کے افسروں' اہلکاروں اور پولیس کے سینئر افسروں نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔ تفتیش کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات کی بناء پر مزید گرفتاریوں کے لئے ٹیمیں روانہ کر دی گئی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ لشکر جھنگوی کا ہیڈ کوارٹر سروبی افغانستان میں ہے۔ ریاض بسرا اور اکرم لاہوری کی رہائش کابل شہر میں ہے۔ دہشت گردوں کی تفتیش کے لئے تجربہ کار افسران پر مشتمل تین ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ مزید انکشافات متوقع ہیں۔

پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرنے کی کوشش ناکام

دبئی میں پی آئی اے کے طیارے کو اغوا کرنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ اور ایک مصری مسافر کو جعلی پاسپورٹ سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ جس نے چاقو کے ذریعے طیارے کے آکسیجن گیس سلنڈر کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دی۔ اور طیارہ لندن کے لئے ٹیک آف کرنے کا حکم دیا کوئی بھی ناخوشگوار صورتحال پیدا ہونے سے قبل ہی دوبئی پولیس نے قابو پا لیا۔

پنجاب کے 2335۔ امیدواروں کے کاغذات مسترد

بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے میں 31 دسمبر کو ہونے والے انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن نے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال مقررہ وقت کے اندر مکمل کر لی ہے۔ سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان کی ڈویژنوں کے آٹھ اضلاع سے 25 ہزار 3 سو 22۔ امیدواروں کو الیکشن لڑنے کے لئے اہل قرار دے دیا گیا ہے۔ جبکہ 2 ہزار 3 سو 35 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ راجن پور اور سب سے کم میانوالی میں کاغذات مسترد ہوئے۔

آئینی اصلاحات کی تیاریاں

حکومت نے اپنے ایجنڈے پر عمل درآمد کے سلسلہ میں آئینی اصلاحات کے لئے ایک اعلیٰ اختیاراتی گروپ قائم کرنے کا اصولی فیصلہ کیا ہے۔ جو فوجی اور سول ماہرین پر مشتمل ہو گا۔ چیف ایگزیکٹو اس گروپ کے سربراہ ہوں گے۔ گروپ کی مدد کے لئے ملک کے ممتاز قانونی و آئینی ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی جا رہی ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد مستقبل کے سیاسی بندوبست کے لئے حکومت نے سپریم کورٹ کی طرف سے دیئے گئے مینڈیٹ کی حدود میں آئینی اصلاحات نافذ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ مجوزہ اصلاحات کے تحت صدر اور وزیراعظم کے بیانات میں توازن کو بحال کیا جائے گا۔ نیشنل سیکیورٹی کونسل کو آئینی درجہ دینے کی بھی تجویز ہے تاکہ سیاسی اور قومی بحرانوں کی صورت میں کونسل اپنا کردار ادا کر سکے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

الجزائر میں 35۔افراد ہلاک

الجزائر میں مسلح افراد نے مختلف وارداتوں میں 35۔افراد ہلاک 6 زخمی کر دیے ہیں۔ بی بی کے مطابق مغربی شہر میدیا کے وسط میں مسلح افراد نے ایک اقامتی سکول پر حملہ کر کے 16۔افراد کو ہلاک کر دیا۔ ہلاک ہونے والوں کی عمریں 15 سے 16 سال کے درمیان بتائی جاتی ہیں۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ علاوہ ازیں مغربی الجیریا میں تیمس کے مقام پر مسلح افراد نے ایک بس پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 15 مسافر ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ دہشت گردوں نے ایک جگہ کھڑے لوگوں پر فائرنگ کر کے 5۔افراد مار دیے۔ بتایا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے دوران اب تک 170۔افراد تشدد کا نشانہ بن چکے ہیں۔

بیت المقدس پر سودے بازی نہیں ہوگی

مصر نے کہا ہے کہ ہم نے اسرائیل کو آگاہ کر دیا ہے کہ بیت المقدس پر سودے بازی نہیں ہوگی کسی کو مسجد اقصیٰ کا تقدس پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اسرائیل فلسطینیوں کے حقوق اور مقدس مقامات کا تحفظ یقینی بنائے۔ مسجد اقصیٰ کی حیثیت بدلنے پر عالم اسلام میں اسرائیل کی مخالفت بڑھے گی۔ علاقائی سلامتی متاثر ہوگی۔ صیہونی نامناسب رویہ اختیار کرنے سے گریز کریں بحران حل کرانے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔

ایک ماہ میں دس ہزار عراقی بچے ہلاک

اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باعث گزشتہ ایک ماہ کے دوران دس ہزار سے زائد عراقی بچے بیماریوں بھوک و افلاس کی وجہ سے موت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ 1990ء سے اب تک اس سال جولائی کے مہینے میں عائد ہونے والی پابندیوں کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تیرہ لاکھ سے زائد ہے۔

نئی پابندیوں کا مقابلہ کرنے کا عزم

عراق نے امریکہ کے نئے نامزد وزیر خارجہ کولن پاول کی طرف سے عراق پر پابندیاں سخت کرنے کے بیان پر شدید رد عمل ظاہر کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ وہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے کسی طرح مرعوب نہیں ہوگا۔ اور نئی امریکی پابندیوں کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔

جانبازوں کا میئر کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ

چیچن جانبازوں نے گروزنی کے میئر کے ہیڈ کوارٹر پر دھاوا بول دیا جس سے دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ اس واقعہ میں دو جانباز بھی شہید ہوئے عمارت کی حفاظت پر تعینات 4 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ کارروائی 50 منٹ جاری رہی۔ چیچن پولیس نے بتایا ہے کہ حملے میں 10۔افراد کو زیر حراست لے لیا گیا ہے میئر کچھ دیر قبل ماسکو روانہ ہو گئے تھے۔

آچے میں دھماکے اور تشدد 13 ہلاک

انڈونیشیا کے علیحدگی پسند صوبے آچے میں دھماکوں اور تشدد کے واقعات میں 5 فوجیوں سمیت 13۔افراد ہلاک ہو گئے۔ کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمن واحد نفاذ شریعت کے باقاعدہ اعلان کے لئے آچے پہنچنے والے ہیں۔ مرنے والوں میں 8 باغی شامل ہیں بند آچے میں سرکاری دفاتر کے باہر دو بم دھماکوں کے بعد ہزاروں فوجیوں نے اپنی قوت کا مظاہرہ اور پریڈ کی۔ پولیس نے دعویٰ کیا کہ دھماکوں سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

عراق پر پابندیاں ختم کرانے کی کوششیں

روس نے کہا ہے کہ وہ عراق پر عائد پابندیاں ختم کرانے کے لئے سنجیدگی سے کوشش کر رہے ہیں روسی نمائندے نکولائی اور عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے باہمی ملاقات کر کے اس مسئلے پر غور کیا۔

بقیہ صفحہ 1

بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

(مشعل راہ ص141)

CPL No. 61

Natural goodness

Shezan

Fruitfully Yours

The Largest Manufacturer of Fruit Products in Pakistan.

adcom 1665/98